Chapter 65 سورة الطّلاق Divorce

آیات 12

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنور نے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُیُوْتِهِنَّ وَ لَا یَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝۱

1-اے نبی! جب تم عورتوں کی طلاق (کے مقدمات کا فیصلہ) دو تو انہیں ان کی عدت کے وقت طلاق دو (یعنی طلاق کا فیصلہ اس وقت سناؤ جب وہ عورت حیض کی حالت میں نہ ہو بلکہ صفائی و پاکیزگی کی حالت میں ہو۔ اور پھر طلاق کا فیصلہ سناتے وقت) تم عدت کا شمار کرو اور تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین اختیار کیے رکھو۔ کیونکہ وہ ہی تمہاری نشوونما کرنے والا ہے (اس لئے وہ جانتا ہے کہ تمہارے لئے کیا احکام ضروری ہیں، 33/49، 2/228-237۔ چنانچہ ان کو طلاق دینے کے بعد) تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو۔ اور نہ ہی خود وہ (بغیر ضرورت کے) وہاں سے نکلیں۔ البتہ اگر ایسا ہو کہ واضع طور پر یعنی جو ثابت ہو جائے کہ وہ اللہ کی طے شدہ جنسی حدوں کو توڑنے پر آمادہ ہیں (تو پھر انہیں گھروں سے نکالا جا سکتا ہے)۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں (یعنی اللہ کے طے شدہ قوانین ہیں)۔ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرے گا تو حقیقت یہ ہے کہ (اس سے جو دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے وہ تو ایک طرف رہا) وہ خود اپنے آپ پر بھی یقیناً زیادتی و بے انصافی کرتا ہے۔ (انہیں عدت کے دوران انہی گھروں میں رکھنا اور ان کا وہیں رہنا ایک مصلحت پر مبنی ہے) جس کی تمہیں خبر نہیں ہے۔ (وہ مصلحت یہ ہے کہ اگرچہ وہ زمانۂ عدت میں میاں بیوی نہیں رہتے) لیکن ہوسکتا ہے (یعنی جدائی کے اس عملی تجربے سے ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ ان میں باہمی رفاقت کی شکل نکل آئے، اور وہ پھر سے میاں بیوی بن جائیں، 2/232)۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝۲ۙ

2-پھر جب عدت کا زمانہ ختم ہونے کو آئے (تو اس وقت اس معاملہ پر ٹھنڈے دل سے غور کرو۔ اگر نباہ کی صورت نظر

آ ئے تو خواہ مخواہ علیحدگی اختیار نہ کرو بلکہ) اللہ کے احکام کے مطابق انہیں روک لو (یعنی وہ میاں بیوی کی زندگی بسر کرتے رہیں) (اور اگر نباہ کی کوئی صورت ہی نظر نہ آئے تو) اللہ کے احکام کے مطابق علیحدہ ہو جاؤ۔ اور (اس آخری فیصلہ پر) اپنے میں سے گواہ کے طور پر دو عادل مقرر کرلو۔ (اور اس سلسلے میں جو بھی گواہی دینی ہے) وہ گواہی تم صرف اللہ کے لئے دو (کیونکہ اللہ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا)۔ یہی ہے وہ (اصول) جس کی ہر اس شخص کو تاکید و نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور یومِ آخرت کی (ابدی سچائیوں) کو تسلیم کرتا ہے اور اللہ کے ڈر سے اس کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے بچا رہتا ہے تو اللہ (اسے مصیبتوں اور مشکلات سے) نکلنے کی راہ نکال لیتا ہے۔

يَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ﴿۳﴾

3- اور (طلاق یافتہ عورت کے لئے ان حالات میں سب سے زیادہ مشکل رزق حاصل کرنے کی مصیبت ہوسکتی ہے۔ مگر) اللہ اسے زندگی کی نشو و نما کا سامان وہاں سے عطا کرنے لگ جاتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ لیکن (شرط یہ ہے کہ) جو اللہ پر بھروسہ کر لیتا ہے تو پھر اس کے لئے وہی کافی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ اپنے معاملات پورے کرنے والا ہے کیونکہ ہر تحقیق گواہ رہے گی کہ اللہ نے ہر بات کے لئے پیمانے اور اندازے (قوانین وضوابط) مقرر کر رکھے ہیں۔ (اور جو کام اصولوں اور ضابطوں کے مطابق ہوں تو ان میں نہ عدم یقین ہوسکتا ہے اور نہ دشواری ہو سکتی ہے)۔

وَالّٰٓـئِىۡ يَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِيۡضِ مِنۡ نِّسَآئِكُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشۡهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـئِىۡ لَمۡ يَحِضۡنَ ؕ وَاُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا ﴿۴﴾

4- اور (جیسا کہ 2/228 میں آگاہ کیا جا چکا ہے کہ عدت کی مدت عام حالات میں، تین حیض کا زمانہ ہے، لیکن) تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں یعنی انہیں حیض آنا بند ہو چکا ہے (اور اس وجہ سے یہ دشواری لاحق ہو کہ ان کی عدت کا شمار کس طرح کیا جائے) اور تمہیں شک ہو (کہ ان کی عدت کا کیا ہوگا۔ تو ان کے لئے تین حیض کی بجائے) تین مہینے عدت کے شمار کرو۔ یہی مدت ان عورتوں کے (ضمن میں شمار کرو جنہیں کسی وجہ سے) حیض نہیں آ سکا۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔ (بعض لوگ اس مدت کو لمبی سمجھ سکتے ہیں کیونکہ انہیں اس دوران مطلقہ بیوی کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے۔ لیکن اس میں خائف ہونے کی کوئی بات نہیں) کیونکہ جو شخص اللہ سے ڈر کر اس کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے بچ جائے گا تو اللہ اس کے معاملات میں آسانیاں پیدا کر دے گا۔

لِكَ اَمۡرُ اللّٰهِ اَنۡزَلَهٗۤ اِلَيۡكُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعۡظِمۡ لَهٗۤ اَجۡرًا ۝۵

5- یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈر کر اس کے احکام و قوانین کی خلاف ورزی سے بچارہے گا تو اللہ اس سے اس کی بُرائیاں دُور کر دے گا۔ اور اس کو ایسا صلہ دے گا جو عظمتوں سے لبریز ہوگا۔

اَسۡكِنُوۡهُنَّ مِنۡ حَيۡثُ سَكَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِكُمۡ وَلَا تُضَآرُّوۡهُنَّ لِتُضَيِّقُوۡا عَلَيۡهِنَّ ؕ وَاِنۡ كُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَيۡهِنَّ حَتّٰى يَضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَـكُمۡ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَيۡنَكُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَهٗۤ اُخۡرٰى ؕ ۝۶

6- (طلاق دینے کے بعد) تم ان (مطلقہ عورتوں کو) وہیں رکھو جہاں تم رہتے ہو۔ اور اسی طرح رکھو جس طرح تم خود رہتے ہو۔ اور انہیں تنگ کرنے کی غرض سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اور اگر وہ حمل سے ہیں تو وضع حمل تک تو تمہیں ان کا خرچ بہرحال برداشت کرنا ہے۔ اگر وضع حمل کے بعد وہ تمہاری خاطر بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں (ان کی دودھ پلائی کی) اجرت دو۔ (ان معاملات) کو اللہ کے احکام کی رُو سے مناسب طریقے کے ساتھ آپس میں مشورہ کر کے طے کر لیا کرو۔ (لیکن اگر یہ معاملہ) تمہارے لئے باہمی کشمکش کا باعث بن جائے تو کسی دوسری عورت کا (انتظام کر لو جو اس بچے کو) دودھ پلائے گی۔

لِيُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَةٍ مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنۡ قُدِرَ عَلَيۡهِ رِزۡقُهٗ فَلۡيُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰٮهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰٮهَا ؕ سَيَجۡعَلُ اللّٰهُ بَعۡدَ عُسۡرٍ يُّسۡرًا ۝۷ ع 1/7 17

7- (جس کو طلاق دی گئی ہو، اس کا خرچ یا دودھ پلانے کی اُجرت کا معاملہ طے کرنے کے سلسلے میں اس بات کو پیشِ نظر رکھو کہ) جو وسعت والا ہو (یعنی جس کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہو) تو وہ اپنی وسعت کے مطابق خرچ دے۔ اور جس شخص پر اس کا رزق تنگ کر دیا گیا ہو تو اللہ نے اسے جو عطا کیا ہے وہ اسی کے مطابق دے۔ اللہ نے جس قدر کسی کو عطا کیا ہوتا ہے اسی کے مطابق اسے تکلیف دیتا ہے۔ (ان معاملات میں جو تنگیاں پیدا ہوتی ہیں، اگر اللہ کے قوانین کے مطابق انہیں طے کیا جائے تو) اللہ بہت جلد تنگی کے بعد آسانیاں پیدا کر دیتا ہے۔

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ عَتَتۡ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبۡنٰهَا حِسَابًا شَدِيۡدًا ۙ وَّعَذَّبۡنٰهَا عَذَابًا نُّكۡرًا ۝۸

8- (یاد رکھو تمہاری ازدواجی زندگی سے متعلق معاملات و تعلقات کی تباہی کے اثرات انفرادی و اجتماعی زندگیوں کے لئے بدترین نتائج پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ گذری ہوئی قوموں میں کئی ایسی قومیں تھیں جو اس اہم حقیقت کی طرف توجہ نہیں دیتی تھی) چنانچہ کتنی ہی بستیاں ایسی تھیں جن (کے رہنے والوں نے) اپنے نشو و نما دینے والے کے حکم اور اس کے

رسولوں (کی آگاہی کے خلاف) سرکشی اختیار کرلی تو ہم نے سخت حساب کی صورت میں ان کا محاسبہ کیا اورانہیں ایسے عذاب میں مبتلا کیا جو نہ دیکھا نہ سنا گیا تھا۔

فَذَاقَتۡ وَبَالَ اَمۡرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمۡرِهَا خُسۡرًا ﴿۹﴾

9- پھرانہوں نے اپنے کاموں کے بُرے نتائج کا مزا چکھ لیا اوران کے کام کا انجام خسارے کی صورت میں نکلا۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمۡ عَذَابًا شَدِيۡدًا‌ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۛۚ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ۛۚ قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰهُ اِلَيۡكُمۡ ذِكۡرًا ۙ﴿۱۰﴾

10- (اور) اللہ نے ان کے لئے (آخرت میں بھی) سخت عذاب تیار کررکھا ہے۔لہٰذا، اے عقل وخرد سے کام لینے والو! تم اللہ سے ڈر کراس کے احکام وقوانین کی خلاف ورزی سے بچتے رہو۔اوراے اہلِ ایمان! ہر تحقیق گواہ رہے گی کہ اللہ نے تمہاری طرف (قرآن کی صورت میں) سبق آموز آگاہی نازل کردی ہے۔

رَّسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخۡرِجَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزۡقًا ﴿۱۱﴾

11-(اور یہ آگاہی رسولوں کی وساطت سے نوعِ انسان تک پہنچائی گئی ہے۔اور یہ) رسول جوتمہارے سامنے اللہ کے احکام وقوانین پیش کرتا ہے جونہایت شفاف اورواضع ہیں تو مقصداس سے یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کوجوان احکام وقوانین کی صداقت کوتسلیم کرلیتے ہیں اورسنورنے سنوارنے کے کاموں میں مصروف ہوجاتے ہیں،انہیں تاریکیوں سے نکال کر نوُر کی طرف لے آئے۔اور(یادرکھو) کہ جوشخص بھی اللہ پرایمان لائے گا اورسنورنے سنوارنے کے کام کرتا رہے گا تو اُسے ایسے باغات میں داخل کردیا جائے گا جوابدی مسرتوں سے لبریز ہوں گے اورجن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اوروہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ تک کے لئے رہیں گے۔اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ نے ان کے لئے حسین وخوشگوار رزق کا اہتمام کررکھا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الۡاَرۡضِ مِثۡلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الۡاَمۡرُ بَيۡنَهُنَّ لِتَعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدۡ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ﴿۱۲﴾

ع 2 5 18

12-(بہرحال، یہ سارے احکام وقوانین اورگواہی) اس اللہ کی طرف سے ہے جس نے سات یعنی متعدد آسمان تخلیق کیےاوران کی ہی مثل زمین تخلیق کی یعنی متعدد زمینیں تخلیق کیں۔(بہرحال) ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے۔ (یعنی اللہ کے حُکم کی وجہ سے کائنات جامد نہیں بلکہ اس پرتغیرات طاری ہیں) تا کہ (انسان) جان لیں کہ اللہ نے ہر شے

پراس کی مناسبت کے پیمانے مقرر کر کے اُن پر اپنا اختیار قائم کر رکھا ہے۔ اور یہ (بھی یاد رکھو کہ) اللہ کے علم نے ہر شے کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

(**نوٹ**: آیت کے پہلے ٹکڑے کے متعدد مطالب لیے گئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ زمین سے متعلق فضائیں سات تہ بہ تہ کُرّوں میں ہوسکتی ہیں جنہیں سات آسمان کہا گیا ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ سات کو محاورے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب متعدد ہے۔ اس طرح مطلب یوں بنتا ہے کہ کائنات میں متعدد آسمان اور اس زمین جیسی متعدد زمینیں ہیں)۔